كلمة المدير

قرآن حکیم کی بے حرمتی .... لمحۂ فکریہ !

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے شعائر کی عزت وحرمت کو تقویٰ اور پرہیزگاری کا معیار قرار دیا ہے۔ ارشاد ہے: ذالک ومن یعظم شعائر الله فانها من تقوی القلوب (سورۃ الحج:۳۲) اللہ تعالیٰ کے شعائر اور نشانیوں کی وہی شخص تعظیم کرے گا جس کے دل میں اللہ کا خوف اور ڈر ہوگا، یہی وجہ ہے کہ کوئی مسلمان کبھی بھی ان شعائر کی توہین نہیں کرتا، اور نہ ہی کسی کو اس کی اجازت دیتا ہے اور نہ یہ برداشت کرسکتا ہے۔

اسلام اپنے دامن میں بڑی کشادگی رکھتا ہے، وہ صرف اسلامی شعائر کی حرمت کی بات نہیں کرتا، بلکہ دیگر مذاہب کے شعائر کے احترام کی بھی تلقین کرتا ہے۔ حتیٰ کہ معبودان باطلہ کو بھی برا بھلا کہنے کی اجازت نہیں دیتا، ارشاد ہے: ولا تسبوا الذین یدعون من دون الله فیسبوا الله عدوا بغیر علم...... الآیہ (سورۃ الانعام:۱۰۸) کیونکہ اگر مسلمان ان کے جھوٹے خداؤں کو برا کہیں گے تو وہ لاعلمی اور جہالت کی بنا پر برحق اور سچے معبود اللہ تعالیٰ کو گالی دیں گے۔ جس سے مسلمانوں کو تکلیف ہوگی چونکہ غیر مسلم جن بتوں اور مورتیوں کی پوجا کرتے ہیں ان کے دل میں انکا احترام ہے۔ اپنی گمراہی اور جہالت کی بنا پر اسے اپنا مالک، مشکل کشا اور حاجت روا سمجھتے ہیں۔ اگر کوئی انہیں برا کہے گا وہ بھی جواباً ایسے ہی کریں گے یہی وجہ ہے کہ آپ نے بنی اسرائیلی روایات کے بارے میں ارشاد فرمایا: ولا تصدقوہ ولا تکذبوہ انکی تکذیب کرنے سے وہ مشتعل ہونگے اور جواباً قرآن حکیم کے بارے میں یاوہ گوئی کریں گے۔ باوجود کہ قرآن حکیم نے خود تورات اور انجیل میں تحریف ہونے کی خبر دی ہے۔ یہود ونصاریٰ نے اپنی نفسی خواہشات کی تکمیل میں متعدد طریقوں سے یہ کام کیا ہے۔ لیکن ہمیں یہ درس دیا گیا کہ ان سابقہ کتب اور انبیاء کرام پر ایمان لاؤ اور ان میں کسی قسم کی تفریق پیدا نہ کرو۔ ارشاد ہے: آمن الرسول بما انزل الیه من ربه والمومنون کل آمن بالله وملائکته وکتبه ورسله لانفرق بین احد من رسله وقالوا سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر (سورۃ البقرہ:۲۸۵) سابقہ کتب، صحائف اور انبیاء کرام کی حرمت، عصمت اور تعظیم ہم پر لازم ہے۔

یہی وجہ ہے کہ امت مسلمہ نے قرون اولیٰ سے لیکر اب تک کسی جگہ ایسا رویہ اختیار نہیں کیا کہ جس سے ان کی حرمت پر حرف آتا ہو۔ بلکہ اسلام نے تو سابقہ انبیاء کی عصمت کی نگہبانی کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔ اور انکے برحق ہونے پر مہر ثبت کی ہے۔ قرآن حکیم دنیا کی واحد اور منفرد مذہبی کتاب ہے جس نے سابقہ ادیان اور انکی کتب کی تصدیق کی ہے۔ اسی طرح غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کو بھی تحفظ فراہم کیا اور اس میں کسی قسم کی مداخلت کی اجازت نہیں دی۔

تاریخ اسلام میں ایسے متعدد واقعات ہیں جن سے یہ بات ثابت کی جاسکتی ہے۔ امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب بیت المقدس کی چابی وصول کرنے تشریف لے گئے اور نماز کا وقت آیا تو باوجود اجازت کے آپ نے گرجا گھر میں نماز ادا نہ کی۔ مبادا یہ تاثر عام نہ ہوجائے کہ ایسا کرنا مسلمانوں کا حق ہے۔

ان گزارشات سے یہ بات اظہر من الشمس ہوجاتی ہے کہ اسلام دیگر مذاہب کے خلاف توہین آمیز رویہ اختیار کرنے کی اجازت نہیں دیتا اور نہ ہی دوسروں کو اجازت دیتا ہے کہ وہ اسلام، پیارے پیغمبر ﷺ اور قرآن حکیم کے خلاف توہین آمیز رویہ اختیار کریں۔

قرآن حکیم آخری آسمانی کتاب جو خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہوئی، اس کی حفاظت خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے، ارشاد ہے: انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون.

جب یہ کتاب نازل ہوئی ہے اس میں کسی حرف یا آیت کی تبدیلی یا تحریف تو کجا ایک نقطہ بھی تبدیل نہ کیا جاسکا۔ اور اسی طرح اس کتاب کی تعظیم اور حرمت کا خاص خیال کرنے کی بھی تلقین فرمائی۔ علامہ ابن حجرؒ نے کہا ہے کہ قرآن حکیم پر تکیہ لگانا اس پر بیٹھنا اس پر کوئی چیز رکھنا اس کی طرف پاؤں پھیلانا اس کو پھینک دینا یہ سب کام حرام ہیں اور کبیرہ گناہ ہیں۔ (بحوالہ مشکوٰۃ مترجم:۳۹۰)

قرآن حکیم کی حفاظت کے ضمن میں آپ نے فرمایا کہ دشمنوں کو کوئی ایسا موقعہ مت فراہم کرو کہ وہ اسکی توہین کریں۔ اسی لئے آپ نے قرآن حکیم کو دشمنوں کی سرزمین میں لیجانے سے منع فرمایا تا کہ وہ اس کی توہین نہ کریں۔ بخاری اور مسلم کی صحیح روایت ہے کہ عن ابن عمر قال نهی رسول الله ﷺ ان یسافر بالقرآن إلی ارض العدو ، مسلم کی روایت میں ہے: لاتسافروا بالقرآن فانی لا أمن ان يناله العدو

دشمن کی سرزمین میں قرآن حکیم کو نہ لیجانے کی وجہ بڑی واضح ہے کہ وہ اس کی عظمت اور حرمت کے قائل نہیں ہیں۔ انہیں قرآن کے مرتبے اور مقام کا علم نہیں ہے، لہٰذا اپنی اس جہالت کی بناء پر وہ اس کے ساتھ توہین آمیز سلوک کریں گے۔ اس کو پھاڑ دیں گے، جلادیں گے یا ایسی جگہ پھینک دیں گے جو غیر مناسب ہو جس سے مسلمانوں کی دل آزاری ہوگی۔

آج کل تمام قومی اور بین الاقوامی اخبارات میں یہ خبر نمایاں طور پر شائع ہو رہی ہے کہ گوانتاناموبے میں متعین امریکی فوجیوں نے قرآن حکیم کی بے حرمتی کی ہے اور اس کا مظاہرہ مسلمان قیدیوں کے سامنے کیا تا کہ انہیں ذہنی

صدمہ پہنچے۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ گوانتا ناموبے میں قرآن حکیم کون لیکر گیا؟ کیونکہ یہ قیدی اس جزیرے پر جس حالت میں پہنچے اس کا منظر پوری دنیا نے دیکھا۔ان کے ہاتھوں کو باندھا ہوا تھا، پاؤں میں ایسی بیڑیاں تھیں جن کی وجہ سے قیدی اچھی طرح چل بھی نہیں سکتے تھے۔آنکھوں پر پٹیاں باندھی ہوئی تھیں اور افغانستان سے کیوبا تک کا طویل سفر اسی حالت میں کرایا گیا۔دوران سفر جہاں کھانے پینے سے محروم رکھا گیا وہاں سیٹوں کے ساتھ بھی باندھا گیا۔ ایسی حالت میں یہ مسلمان قیدی کیونکر قرآن حکیم ہمراہ لیجا سکتے ہیں۔ان کا لباس نہ صرف تبدیل کیا گیا بلکہ مخصوص لباس پہنایا گیا ان کی داڑھی اور سر کے بال مونڈھ دیئے گئے تھے، یہ بات ناممکن نظر آتی ہے کہ ان قیدیوں کے پاس مصحف ہونگے۔البتہ یہ ممکن ہے کہ ان کی طلب پر یا از خود امریکیوں نے قرآن کریم فراہم کردیئے ہوں۔اور قیدیوں کو ذہنی ٹارچر کرنے کیلئے ان کے سامنے قرآن حکیم کی بے حرمتی کی ہوتا کہ اس خبر کی اشاعت سے پوری دنیا کے مسلمان بھی صدمے سے دوچار ہوں۔

یہودی تو پہلے روز سے ہی کسی دوسرے مذہب کی قدر و منزلت نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ ان کی طرف مبعوث کئے گئے انبیاء کرام کی نہ صرف توہین کرتے بلکہ ان پر بہتان لگاتے اور قتل تک کر دیتے لیکن اب عیسائی بھی اسلام دشمنی میں اس قدر آگے جا چکے ہیں اور آئے روز ان کی ریشہ دوانیاں منظر عام پر آتی ہیں اور عمداً ایسا کام کرتے ہیں جس سے اسلام دشمنی اور مسلمانوں سے نفرت کا اظہار ہو۔خصوصا افغانستان، عراق اور گوانتا ناموبے میں ان کی سرگرمیاں مسلمانوں کے خلاف ہیں۔حقیقت میں یہ صلیبی جنگ کا تسلسل ہے اوران کی جملہ کاروائیاں اس کا حصہ ہیں۔وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ امریکہ بہادر صرف دہشت گردی کی جنگ لڑ رہا ہے وہ احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں۔ امریکہ کی یہ کھلی جنگ مسلمانوں کے خلاف ہے۔

تمام مذاہب اخلاقیات کی تعلیم دیتے ہیں جس میں دوسروں کی دل آزاری کرنا اور ان کے مذہب کے خلاف کسی قسم کی کاروائی کرنا اخلاقاً، قانوناً جرم ہے۔حتیٰ کہ اقلیت کے حقوق میں ان کی مذہبی آزادی کا بطور خاص خیال رکھا جاتا ہے۔لیکن امریکی لغت میں یہ سب کچھ بیکار ہے۔ان کے ہاں تہذیب، اخلاق، قانون کوئی معنی نہیں رکھتا اور اپنے مفادات کا تحفظ ہی اس کی اولین ترجیح ہے۔وہ تمام ممالک جو کسی نہ کسی طرح اس کی حمایت کرتے ہیں یا مادی و معنوی مدد کرتے ہیں وقت آنے پر وہ انہیں بھی نوچ کھاتا ہے۔لہٰذا قرآن حکیم کی بے حرمتی بھی اسی ضمن میں اس کا ایک گھناؤنا جرم ہے۔اس کے اس طرز عمل سے نہ تو اس کے قد میں اضافہ ہوا اور نہ ہی اس کا وقار بنا۔بلکہ جہاں پہلے ہی مسلم دنیا اس سے نفرت کرتی ہے اس میں مزید اضافہ ہوا ہے۔یہی وہ نفرت ہے جس کی وجہ سے امریکی مفادات کو نقصان پہنچتا ہے۔دہشت گردی، یقیناً ایک قابل نفرت جرم ہے لیکن اس کے اسباب و علل پر اگر غور کیا جائے تو اس میں سے بہت سی وجوہات خود امریکہ فراہم کرتا ہے۔جب تک ان اسباب اور وجوہات کا خاتمہ نہ کیا گیا نہ تو دہشت گردی ختم ہوگی اور نہ ہی امریکہ کے خلاف نفرت میں کمی آئے گی۔

اگر اسلامی ممالک کے سربراہان (جن میں پاکستان خصوصی طور پر شامل ہے) نے امریکہ سے احتجاج کیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس واقعہ میں ملوث فوجیوں کو قرار واقعی سزا دیں۔اسلامی سربراہی کانفرنس نے بھی احتجاجی مراسلہ روانہ کیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ اس واقعہ کی نہ صرف تحقیق کی جائے بلکہ آئندہ بھی اس کے اعادہ کو روکا جائے۔

اب امریکہ کو خود بھی اس کا اد [illegible] نا چاہیئے کہ وہ کیونکر مذہبی منافرت کو ہوا دیتا ہے اگر یہ آگ بھڑک ا [illegible] بجھانا امریکہ کے بس میں ہوگا اور نہ ہی کوئی دوسرا اس پر قابو پا سکے۔

لہٰذا دنیا میں قیام امن کیلئے ضروری [illegible] مذاہب کا احترام کیا جائے، بالخصوص اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ [illegible] یازی سلوک ختم کیا جائے، مقامات مقدسہ، مساجد اور قرآن حکیم کی حرمت اور عظمت کا خیال رکھا جائے۔ بے حرمتی کرنے والوں کے خلاف سخت کاروائی کی جائے۔مسلمان قیدیوں کو رہا کیا جائے، اور جن اسلامی ممالک میں امریکی قابض ہیں انہیں مکمل آزادی دی جائے ایسی صورت میں دنیا میں امن کی ضمانت دی جاسکتی ہے۔ورنہ دنیا کو جہنم بنانے میں کوئی کسر باقی نہیں رہے گی اور اس کا ذمہ دار امریکہ ہوگا۔

مخلوط میراتھن ریس!!

ابتداء سے ہی اولیاء الرحمٰن اور اولیاء الشیطان کے درمیان ایک ریس لگی ہوئی ہے جو قیامت تک جاری رہے گی۔شیطان جب ملعون اور مردود ٹھہرا تو اس نے بھی ایک نعرہ مستانہ لگایا تھا کہ: **قال رب بما اغویتنی لازینن لھم فی الارض و لاغوینھم اجمعین. الا عبادک منھم المخلصین** (الحجر: ۳۹، ۴۰) بندوں کو ضلالت اور گمراہ کرنے کے بیسیوں طریقے اس نے ایجاد کئے، اللہ تعالیٰ کا سرکش اور باغی بنایا بتوں اور مورتیوں کو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں لا کھڑا کیا۔اکرم اور اشرف مخلوق انسان کو ان کے سامنے سجدہ ریز کرا کے ذلت و پستی کی اتھاہ گہرائیوں میں اتار دیا۔شیطان کا بدترین عمل یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان اور گستاخ ہے۔اس کا یہ مشن جاری ہے اب اس کی معنوی اولاد اس قابل ہو چکی ہے کہ وہ نت نئے طریقے ایجاد کر کے بندوں کو تہذیبی ثقافتی اور اخلاقی دائروں سے خارج کر کے ابلیسی لشکر میں شامل کر دیں۔ہر وہ کام ان کی راحت اور تسکین کا باعث ہے جس سے انسان کی عظمت کو ٹھیس پہنچے اور وہ انسانیت کے درجے سے نکل کر حیوانیت کا روپ دھار لے۔گندی نالی کے یہ بدبودار کیڑے فضا کو متعفن کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے اور ہر وقت اس فکر میں رہتے ہیں کہ اولاد آدم کو جو شرف اور اعزاز اللہ تعالیٰ نے بخشا ہے اس کو ذلت و رسوائی میں کیسے بدلیں۔اپنے مکروہ عزائم کی تکمیل میں انہوں نے ہمیشہ صنف نازک کو آلہ کار بنایا۔آزادی اور مساوات کے نام پر اسے بازار کی زینت